



آپ نے کجیوں کا

محمد اسلم شاہد

مسنز اینڈا ڈریک اب تک ان گنت بار اس تصویر کی کچھ کچی تھی اور ہر بار اسے ایک نئی خوشی کا احساس ہوتا تھا وہ ایک نہایت وجہ پرور سنجیدہ شخصیت کا نوجوان دکھائی دیتا تھا۔ مسز اینڈا نے سوچا اس نے اس اشتہار کا جواب دے کر اچھا کیا نہ جانے کیوں خواہ غراہ کی ہچکچاہٹ آڑے آرہی تھی۔

وہ خود سے بار بار یہ سوال دہراتی کر کیا اس کی اپنی تصویر

سب رنگ ڈائجسٹ

آپ نے اگست کے شمارے میں ماں کے کردار پر دو بہترین کہانیاں پڑھی تھیں۔ یہ تیسری کہانی تھی جو ہم اس سلسلے میں شائع کرنا چاہتے تھے، مگر اس ماہ یہ ممکن نہ ہو سکا اب یہ کہانی پڑھیے۔ مجھے امید ہے آپ یہ کہانیاں پسند کریں گے۔ (مدینہ)

نے بھی ڈاکٹر در پر اتنا ہی خوشگوار اثر چھوڑا ہوگا چند سال پیشتر کھینچی گئی اس تصویر سے وہ کچھ زیادہ مختلف تو نہ تھی، مسز انیتا نے آئینے میں جھانکا، میک اپ کی تہہ میں چھپا ہوا چہرہ اس کی عمر کی چھٹی کھارہا تھا لیکن دل نے کہا تصویر میں اور چہرے میں کوئی خاص فرق نہیں ہے جب وہ انیس سال ہی کی تھی کہ شادی کے بندھن میں بندھ گئی۔ بیس سال کی عمر میں وہ ایک خوبصورت بچی کی ماں بنی اور پھر تم غرضی قسمت کہ خوشگوار ازدواجی زندگی کے صرف آٹھ برس گزرنے پاتے تھے کہ بیوگی کی سیاہ چادر نے اس کی خوشیوں سے منور دنیا کو تاریک کر دیا۔

اس نے حوصلہ مندی سے لیلین کی پڑش کی اوپر دیوں پر کوئی بل ڈالے بغیر اب تک مادرانہ فرائض کے علاوہ پردانہ فرائض بھی بحسن خوبی انجام دیتی رہی تھی چالیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد یقیناً یہ عورت اس بات کا حق رکھتی تھی کہ دنیا سے اپنا حق مانگے اور وہ خوشحالیوں جو لیلین کی تربیت کی وجہ سے اس سے دور ہو گئی تھیں اب اپنے قریب لائے اور اپنی اُاس زندگی کو شادمانی و شگفتگی میں بدل دے۔ اس کی لیلین اب جوان ہو چکی تھی بہت جلد اسے زندگی کا ہمسفر مل جائے گا اور وہ ایک باد پھر اس طویل راگز پر تہارہ جائے گی یہی نفع ہے کہ وہ کسی کا بڑھا ہوا ماتھہ تھام لے۔

اس سے قبل بھی اخبارات میں شادی یا ملاقات سے متعلق اشتہارات چھپتے رہے تھے لیکن مسز انیتا نے کبھی سنجیدگی سے ان کی طرف توجہ نہیں کی تھی شاید یہ محض اتفاق ہی تھا کہ اس نے تذکرہ اشتہار کا جواب دیا اور پھر رد عمل کے طور پر ڈاکٹر درن کی تصویر اور ایک نہایت سنجیدہ تحریر اسے موصول ہوئی۔

لیلین کو جب معلوم ہوگا کہ اس کی ماں نے ایک اجنبی مشہر سے رسم وادہ قائم کر لی ہے تو وہ کیا سوچے گی مسز انیتا لیلین کے خیال سے غافل نہ تھی کیا وہ اپنی ماں کے اس اقدام کو سہلے گی یا پھر بیشتر نوجوان لڑکیوں کی طرح اس کا مذاق اڑائے گی... یا... لیکن ہے وہ اس سے حسد کرنے لگے۔

مسز انیتا کو اپنی بیٹی سے کوئی بات کہنے میں مشکل پیش رہی تھی۔ اس کی بیٹی نے ہر معاملے میں اسے سہارا بنایا اور پھر اس نے بھی اپنی بیٹی سے کوئی بات پریشیدہ نہیں رکھی تھی لیکن یہ معاملہ ہی کچھ اور تھا وہ ارادہ کرتی اور پھر اس کی ہمت جواب دے جاتی کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ سارا منصوبہ...

اکتوبر ۱۹۷۱ء

یہ ہوائی قلعے تعمیر ہونے سے پہلے ہی ٹوٹ جاتیں... اس نے سوچا اور پھر فیصلہ کر لیا کہ لیلین کو کسی بات کا علم نہ ہونا ہی بہتر ہے! ڈاکٹر درن کے نام اس نے اپنے خط میں خود کو مسز انیتا کے بجائے مس انیتا لکھا تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ جب اسے مسز انیتا کی بیوگی کا علم ہو یا پھر اسے یہ معلوم ہو کہ وہ ایک جوان بیٹی کی ماں بھی ہے تو اس کا جذباتی رد عمل کچھ مختلف ہو... مسز انیتا خود کو خیالات کے اس جھنود سے دور نہ رکھ سکی... کہیں اس کی تصویر دیکھ کر وہ کچھ زیادہ ہی توقعات والہ بن نہ کرے؟ کیا ان کی ملاقات کسی مایوسی کا سبب تو نہیں بنے گی؟

وقت کاٹے نہیں کٹ رہا تھا، اس اہم ملاقات میں اب بھی پورا ایک گھنٹا باقی تھا گھڑی کی سوتیوں کی رفتار اُسے کچھ کم معلوم ہو رہی تھی۔ اس نے شکر ادا کیا کہ لیلین اپنی کسی سہیلی سے ملنے گئی ہوتی ہے ورنہ وہ بہت جلد اپنی ماں کی اس بے چینی کو جھانپ لیتی اور پھر مسز انیتا کیلئے کوئی بات چھپائے رکھنا مشکل ہو جاتا۔

اسے کیا ہو گیا ہے؟ جلد چالیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد بھی کوئی عورت اسکول میں پڑھنے والی کسی نم سن دوشیزہ کی طرح گھبراہٹ اور جھجک عکس کر سکتی ہے؟

ملاقات ایک اجنبی سے مسز انیتا کے لئے یہ پہلا موقع نہیں تھا مگر ان کی بات ہی اور تھی اور غالباً اس بے چینی کی وجہ ڈاکٹر درن کی شادی کے سلسلے میں سنجیدگی اور عجلت بھی ہو سکتی ہے جس کا اظہار اس نے اپنے پہلے ہی خط میں کیا تھا۔ ایسی صورت میں لیکن ہے کہ یہ ملاقات آخری ثابت ہو پھر تنہائی کا یکسر خاتمہ ہو جائے اور وہ اس شخص کا ماتھہ ہاتھوں میں لئے مسرتوں کی تاباں ہر پرگامزن ہو جائے... کہیں وہ اس اجنبی سے محبت تو نہیں کرنے لگی؟ اس نے خود سے پوچھا اور پھر شرما کر رہ گئی... آخر کار اس کی روانگی کا وقت آگیا۔

چھبے بڑے گرجا گھر کی بیرونی محرابوں کے قریب۔ خط میں درج تھا اور ٹھیک چھبے مسز انیتا بڑے گرجا کے سامنے کے بازار سے محرابوں پر ٹکلی باندھے کھڑی تھی وہ ملاقات سے پہلے چوری چھپے اس اجنبی کی ایک جھلک دیکھنا چاہتی تھی۔

ایک وجہ یہ اور خوش لباس شخص جس کی عمر چونتیس تیس کے لگ بھگ ہوگی ان محرابوں کے قریب شل رہا تھا وہ اپنے قریب سے گزرنے والی ہر خاتون کا بغور جائزہ لے رہا تھا اور بار بار اپنی کلانی پر بندھی ہوئی گھڑی پر بے چینی سے نظریں ڈالتا۔

